



## سوال

(409) جدید وسائل دعوت

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسباب ووسائل دعوت کے بارے میں مبلغین میں اختلاف ہے کچھ لوگ تو ایسے توفیقی عبادت قرار دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں مختلف ثقافتی سرگرمیوں، کھیلوں اور ڈراموں وغیرہ کی مخالفت کرتے ہیں کہ نوجوانوں کو مائل کرنے اور دعوت دینے کے لیے اس طرح کے وسائل اختیار نہ کیے جائیں! جب کہ کچھ لوگ لوگوں کا موقف یہ ہے کہ نئے زمانے میں وسائل بھی نئے ہوئے ہیں لہذا مبلغین کو چاہیے کہ وہ دعوت الی اللہ کے لیے ہر مباح وسیلے کو استعمال کریں! امید ہے کہ آپ واضح فرمائیں گے کہ ان میں سے صحیح موقف کون سا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ رب العالمین! اس میں کچھ شک نہیں کہ دعوت الی اللہ عبادت ہے! جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل آیت کریمہ میں اس کا حکم دیا ہے:

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجِدْ لِمَنْ يَأْتِيكَ بِهِ أَحْسَنُ ... ۱۲۵ ... سورة النحل

(اے پیغمبر!) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی لچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔“

اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف دعوت دینے والا انسان دعوت دیتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت بجالاتے ہوئے اس کا تقرب حاصل کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سب سے بہترین چیز جس کی طرف دعوت دی جائے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب انسانیت کے لیے سب سے بڑا واعظ ہے! ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَأْتِنَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْهُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُمْ يَكْفُرُونَ ... سورة بقرہ

”اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔“

نبی ﷺ وعظ کے لیے بے حد مبلغ الفاظ استعمال فرمایا کرتے تھے کبھی کبھی آپ اس انداز سے وعظ فرماتے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ اس دل سے فگار اور آنکھیں اشکبار ہو جاتیں جب انسان کے لیے یہ ممکن ہو کہ اس کا وعظ اس کے وسیلہ یعنی کتاب اللہ اور سنت کے ساتھ (مزین) ہو تو بلاشبہ یہ ایک بہترین وسیلہ ہے اور اس کے ساتھ کبھی



کبھی وہ ایسے وسائل کو بھی استعمال کر لے جن کو اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں! بشرطیکہ یہ وسائل کسی حرام چیز مثلاً جھوٹ یا کافرانہ ڈرامے وغیرہ پر مشتمل نہ ہوں۔ یعنی ایسے ڈرامے جن میں صحابی کرام رضی اللہ عنہم یا صحابہ کرام کے بعد مسلمانوں کے ائمہ کا کردار ادا کیا گیا ہو یا اس طرح کا کوئی اور ایسا ڈرامہ ہو جس سے یہ خدشہ ہو کہ کوئی اداکاری کے روپ میں ان ائمہ فضلاء کی توہین کر رہا ہے! نیز اس قبیل میں سے یہ بھی ہے کہ ڈرامہ میں مرد کی عورت کے ساتھ اور عورت کی مرد کے ساتھ مشابہت نہ ہو کیونکہ حدیث سے یہ ثابت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی ہوں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے کہ جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے ہوں۔

بہر حال اگر کبھی ان وسائل میں سے کوئی وسیلہ تالیف قلب کے لیے اختیار کر لیا جائے اور وہ کسی حرام چیز پر مشتمل نہ ہو تو میری رائے میں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن ان وسائل کو کثرت سے استعمال کرنا انہیں ہی دعوت الی اللہ کے لیے استعمال کرنا اور کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے اعراض کرنا کہ مدعو صرف انہی وسائل ہی سے اثر قبول کرتا ہو تو میں اسے جائز نہیں سمجھتا بلکہ میری رائے میں یہ طریقہ حرام ہے کیونکہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں لوگوں کو کتاب و سنت سے ہٹا کر کسی اور چیز کی طرف متوجہ کرنا ایک امر منکر ہے البتہ کبھی کبھی ان وسائل کے استعمال میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ یہ کسی حرام چیز پر مشتمل نہ ہوں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

### ج 4 ص 317

#### محدث فتویٰ